اُنیسویں صدی میں

ادب، تاریخ اور تہذیب

صدیق الرحمٰن قدوائی کے اعزاز میں مضامین

مرتّبین:
اطہر فاروقی
رضا حیدر
سرور الہدیٰ

انیسویں صدی میں

ادب، تاریخ اور تہذیب

صدیق الرحمٰن قدوائی کے اعزاز میں مضامین

انیسویں صدی میں

ادب، تاریخ اور تہذیب

صدیق الرحمٰن قدوائی کے اعزاز میں مضامین

مُرتّبین:

اطہر فاروقی

رضا حیدر

سرور الہدیٰ

سلسلۂ مطبوعات انجمن ترقی اردو (ہند) ۱۶۲۰

© انجمن ترقی اردو (ہند)

سنِ اشاعت : 2014

اشاعت : .... اوّل

قیمت : 300روپے

بہ اہتمام : .... اختر زماں

سرورق : .... عبدالرشید

طباعت : .... ثمر آفسیٹ پرنٹرز، نئی دہلی

Unnisween Sadi Mein

Adab, Tareekh aur Tahzeeb

Sadiqur Rehman Kidwai ke Ezaz Mein Mazameen

By : Ather Farouqui
Raza Haidar
Sarwarul Huda

Price : 300.00

2014

ISBN : 81-7160-168-5

Anjuman Taraqqi Urdu (Hind)

Urdu Ghar :Urdu Ghar Marg, 212, Rouse Avenue,
New Delhi-110002

Phone : 0091-11-23237212 - 23237214

E-mail : bookdepot@atuh.org , Website: www.atuh.org

فہرست

○ پیش لفظ	اطہر فاروقی	۷
○ صدیق الرحمٰن قدوائی: استاد اور ناقد	سرور الہدیٰ	۹
۱۔ انیسویں صدی کے ابتدائی دور کے اردو ادب کا فکری پس منظر	محمد حسن	۲۳
۲۔ ۱۹ویں صدی کی مذہبی اور خانقاہی زندگی	نثار احمد فاروقی	۳۷
۳۔ ہندوستانی نشاۃ ثانیہ اور مسلمان: رویہ اور رجحان	مشیر الحق	۴۵
۴۔ نوآبادیاتی فکر اور اردو کی ادبی و شعری نظریہ سازی	ابوالکلام قاسمی	۵۷
۵۔ اودھ کے دو عظیم شاعر: تلسی داس اور میر انیس	مجیب رضوی	۷۳
۶۔ نظیر کا آوازہ بلند	محمد ذاکر	۸۷
۷۔ رجب علی بیگ سرور کے نثری اسالیب	نیر مسعود	۱۲۱
۸۔ سرشار کی تہذیب	وزیر آغا	۱۳۳
۹۔ اردو نثر کی تاریخ میں غالب کا عہد	صدیق الرحمٰن قدوائی	۱۴۳
۱۰۔ انیسویں صدی، نشاۃ ثانیہ اور محمد حسین آزاد	شمیم حنفی	۱۵۵
۱۰۔ غالب کی دلی: دو مقبول عام استعاروں پر گستاخانہ نظر	چودھری محمد نعیم	۱۶۹
۱۱۔ ظفر کی کیمیائے شاعری	اسلم پرویز	۱۹۵
۱۲۔ شبلی میری نظر میں	آل احمد سرور	۲۰۹
۱۳۔ سرسید کی مذہبی فکر: مقدمۂ فکر اقبال	وحید اختر	۲۲۱
۱۴۔ امداد امام اثر کی فارسی شاعری	لطف الرحمٰن	۲۵۱

۱۵۔ اکبرالہٰ آبادی، نوآبادیاتی نظام اور عہد حاضر	شمس الرحمٰن فاروقی	۲۶۵
۱۶۔ حالی، مقدمہ اور ہم	وارث علوی	۲۸۱
۱۷۔ سرسید اور ذکاء اللہ	اصغر عباس	۳۰۱
۱۸۔ نذیر احمد کا غدر	آصف فرخی	۳۱۹
۱۹۔ ہندوستانیت کا ''ضمیمہ'': گل کرسٹ کی لسانی خدمات	ناصر عباس نیر	۳۴۱
۲۰۔ سرسید احمد خاں کا اصلاح معاشرہ کا پیمانہ	مظہر مہدی	۳۶۷
۲۱۔ صدیق الرحمٰن قدوائی: سوانحی خاکہ	رضا حیدر	۳۷۵

پیش لفظ

استادِ محترم پروفیسر صدیق الرحمٰن قدوائی ۲۸؍مارچ ۲۰۱۴ء کو ۸۰ سال کے ہو جائیں گے، اس موقعے پر میں اُنھیں میں اپنی اور انجمن کی طرف سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ قدوائی صاحب کے شاگرد ہونے کا مطلب علم اور تہذیب کے ساتھ زندگی کو ایک خاص درجے سے گزارنا بھی ہے۔ اُنھوں نے کبھی غیر ضروری طور پر سنجیدگی کو اوڑھنے کی کوشش نہیں کی اور نہ ہی اپنے منصب سے کوئی خوف پیدا کیا۔ اُن کی فطری شرافت اور قلندری کی بہت سی مثالیں ہیں جن کی تفصیل میں جانے کا یہ موقع نہیں۔ جن لوگوں نے اُنھیں قریب سے دیکھا ہے وہ یہ سمجھ سکتے ہیں کہ ذہنی آسودگی کس طرح دوسروں کے لیے بھی آسانیاں فراہم کرتی ہے اور اخلاقیات کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ آپ لوگوں کو چند باتوں کی تلقین کرتے رہیں۔ قدوائی صاحب کے یہاں اخلاقیات کی جو صورت ہے اُس میں نہ کوئی دکھاوا ہے اور نہ ہی خود کو سب سے الگ دیکھنے کا غرور۔ اُنھیں کلاس روم اور کلاس روم سے باہر دیکھتے اور سنتے ہوئے کئی دہائیاں گزر گئیں اور میں نے اُنھیں ہمیشہ چند اصولوں کا پابند پایا، اُنھیں دیکھ کر یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ زندگی کی خوب صورتی کا راز انھیں چند اصولوں کو عملی سطح پر برتنے میں ہے۔ قدوائی صاحب نے ایک استاد کی حیثیت سے ہماری جس طرح تربیت کی اُس میں وسیع النظری کا بڑا اہم کردار ہے، یہ وسیع النظری ہی ہے کہ اُن کی گفتگو سے کبھی یہ محسوس نہیں ہوا کہ اُنھوں نے حقیقت کو جامد شکل میں دیکھا ہے اور یہ کہ زندگی اور ادب کسی ایک رنگ اور اسلوب کا نام ہے۔ اُن کے یہاں گو کہ وحدت پر بہت زور ملتا ہے مگر وہ بعض چیزوں پر شدّت سے اصرار بھی کرتے ہیں۔ انھیں ہمیشہ اس کی فکر رہی کہ علم و ادب کا کوئی شعبہ طالبِ علموں کی نگاہ سے

ادھورا نہ رہ جائے۔

صدیق الرحمٰن قدوائی کی ذہانت نے کئی طرح سے اُن کے دوستوں اور طالب علموں کو نوازا ہے، وہ اُن لوگوں میں نہیں ہیں کہ بہت دیر بیٹھ کر کسی موضوع پر یوں ہی گفتگو کرتے رہیں بلکہ وہ بعض نکات کی جانب اشارہ کر کے خاموش ہو جاتے ہیں۔ اردو معاشرے میں جس چرب زبانی اور یوں ہی بولنے کی روش رہی ہے اُس کا کوئی تعلق قدوائی صاحب کی شخصیت سے نہیں ہے۔

پروفیسر صدیق الرحمٰن قدوائی کا انجمن ترقی اردو (ہند) سے بڑا ہی گہرا تعلق رہا ہے۔ اس وقت وہ انجمن کے صدر ہیں، اُن کی نگرانی میں گزشتہ چند مہینوں میں اور اس سے پہلے بھی انجمن نے کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں۔ اُن کی سرپرستی میں انجمن اردو کے علاوہ دیگر زبانوں کے ادیبوں اور اداروں تک بھی رسائی حاصل کرنے میں کامیاب رہی۔ اُن کے مشورے پر حالیہ برسوں میں انجمن نے دو بین الاقوامی سمینار بھی منعقد کیے جن میں ملک اور بیرونِ ملک سے بعض اہم شخصیتوں نے شرکت کی۔ مجموعی طور پر یہ دونوں سمینار اُن کی سربراہی میں نہایت ہی کامیاب رہے۔

انجمن کو اس بات پر فخر ہے کہ وہ ان کے اعزاز میں یہ کتاب شائع کر رہی ہے۔

اطہر فاروقی
جنرل سکریٹری

صدیق الرحمٰن قدوائی: استاد اور ناقد

سرور الہدیٰ

مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں پروفیسر صدیق الرحمٰن قدوائی کا شاگرد ہوں۔ ہر طالب علم کو اپنے استاد پر فخر ہوتا ہے لیکن استاد اور طالب علم بھی ایک طرح کے نہیں ہوتے۔ ان طرحوں کی تفصیل میں جانے کا یہ موقع نہیں، استاد کے لیے سب سے اہم جگہ کلاس روم ہے اسی سے اس کی سرخروئی بھی ہے اور رسوائی بھی۔ بعض اوقات اخلاقی باتوں کے ذریعہ علمی کمزوریوں کو چھپانے کی کوشش کی جاتی ہے، لکچر کا موضوع چاہے کچھ بھی ہو اس کا آغاز اخلاقی باتوں سے ہوگا اور اختتام بھی۔ درمیان میں بے چارہ موضوع اپنی تقدیر پر روتا رہتا ہے۔ استاد کا کلاس روم سے بھاگنا دوسری انتہا ہے اس کا سبب موضوع سے ناآشنائی اور طالب علموں کا خوف ہے۔ معلوم نہیں کون کیا سوال کر بیٹھے۔ کلاس کے اوقات میں کوئی جلسہ یا تقریب ہو جائے تو فرار کی صورت نکل آتی ہے۔ صدیق الرحمٰن قدوائی کے لکچرز سننے کے بعد یہ محسوس ہوتا تھا کہ یونیورسٹی اور کلاس روم کے تقاضے بہت مختلف ہیں، اس کا سارا نظام علم اور ذہانت کا متقاضی ہے۔ ان کی گفتگو سے یہ حقیقت بھی واضح ہوتی گئی کہ انسان اپنی دنیا آپ پیدا کرتا ہے۔ ہمدردی حاصل کرنے کے وسائل اختیار کرنا ان کے نزدیک سب سے بڑی انسانی کمزوری ہے۔ انھوں نے کئی نسلوں کو پڑھایا۔ ان کے تمام طالب علم اس بات پر متفق نظر آئیں گے کہ قدوائی صاحب نے کبھی خوف پیدا نہیں کیا۔ وہ بھی اس صورت میں جب کہ آس پاس کی تدریسی دنیا خوف پیدا کر کے اپنا اعتبار قائم کر رہی ہو۔ میں 1996 میں جے این یو آیا۔ ایم اے سے پی ایچ ڈی تک انھیں جیسا دیکھا اس کے تصور سے ایک روشنی سی پھوٹنے لگتی ہے۔ ہم لوگوں کی پریشانی یہ تھی کہ قدوائی صاحب ایک موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے کئی موضوعات کی